چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی

اجلاس

(جل)د... شنبہ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۸۹ء بمطابق ۴ ذی الحج ۱۴۰۹ھ

(نم)شمار	مندرجات	صفحہ
	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
	وقفہ سوالات	۲
	رخصت کی درخواستیں	۳۹
	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی	۴۱
	(ا) بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کا مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودۂ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۹ء) (منظور کیا گیا)	
	(اا) بلوچستان سروس ٹریبونلز (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودۂ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۹ء) (منظور کیا گیا)	

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں / بجٹ اجلاس

مورخہ ۸ / جولائی ۱۹۸۹ء بمطابق ۴ ذی الحج ۱۴۰۹ھ بروز شنبہ زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ، شام پانچ بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾

ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے ، اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا ، اتاری تجھ پر کتاب سچی تصدیق کرتی ہے اگلی کتابوں کی اور اتارا توریت اور انجیل کو اس کتاب سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اتارے فیصلے بیشک جو منکر ہوتے اللہ کی آیتوں سے ان کے واسطے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ، اللہ پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں ، وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے ، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا ، زبردست ہے حکمت والا ۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر:۔ اب وقفہ سوالات میں پہلا سوال سردار چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے۔

۱۶۔ سردار چاکر خان ڈومکی

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نصیر آباد ڈویژن میں عملہ لیویز کے کئی عہدیداران / سپاہی بڑھاپے کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کر دیئے گئے ہیں۔ جبکہ دیگر ڈویژنوں میں زائد العمر جن میں کچھ جسمانی صلاحیت سے محروم لیویز ملازمین کے خلاف بھی اس طرح کی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال ۱۹۸۶ء میں مذکورہ برخاست کردہ عملہ کو مستقل کیا گیا تھا۔ لیکن انہیں آج تک گزارہ الاؤنس / پنشن نہیں دی گئی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو نصیر آباد ڈویژن کے عملہ لیویز کی برخاستگی کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت ان برطرف شدہ لیویز ملازمین کو گزارہ الاؤنس / پنشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ نصیر آباد ڈویژن میں عملہ لیویز کے کئی عہدہ داران / سپاہی وغیرہ کو بڑھاپے کی وجہ سے ملازمت سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ باقی ڈویژنوں میں بھی حکومت کی ہدایات کے مطابق عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام ملازمین سرکاری قواعد کے مطابق ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ گئے تھے

قبل ازیں لیویز کے ملازمین پنشن کے حقدار نہ تھے اور نہ ہی انہیں دیگر مراعات حاصل تھیں۔ مگر اب وہ دوسری سروسز کی طرح دیگر تمام مراعات بشمول پنشن کے حقدار ہیں۔

(ب) جو ملازمین برخاست کئے گئے ہیں۔ ان کے واجبات کا بندوبست بوساطت اکاؤنٹنٹ جنرل بلوچستان کیا جا رہا ہے۔ اور متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اُن کے واجبات ادا کئے جائیں البتہ جو مشکل پیش آ رہی ہے وہ صرف ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اضلاع کچھی اور تمبو میں اب تک ۱۴۳ ملازمین کو گریجویٹی ادا کی جا چکی ہے۔

(ج) ہر برخاست شدہ ملازم کو اُس کی ملازمت کے سالوں کی گریجویٹی بحساب ایک تنخواہ فی سال ضرور ادا کی جائے گی اور اس کے احکامات واضح طور پر جاری ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۴۶۔ میر جان محمد خان جمالی ۔ ٭

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں حکومت نے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ اور ضلع وار کوٹہ مقرر کیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع وار کوٹہ کس قدر رہے۔ نیز ایم این اے سینیٹرز اور ایم پی اے صاحبان کے انفرادی کوٹہ کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۹ء سے اسلحہ لائسنس

کے اجراء پر سے غائدپابندی اٹھالی ہے۔ اور اضلاع کا کوٹہ مقرر کیا ہے۔

(ب) ہر ضلع کا کوٹہ ساٹھ (۶۰) لائسنس ماہانہ ہے۔ ماسوائے ضلع کوئٹہ کے جس کا کوٹہ ایک سو (۱۰۰) لائسنس ماہانہ ہے۔ ایم این اے ڈسٹرکٹ اور ایم۔ پی۔ اے صاحبان کا کوئی انفرادی کوٹہ مقرر نہیں کیا گیا؛

جناب اسپیکر اگلا سوال

٭ ۹۳۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۷۳ اور سال ۱۹۸۵ تا ۱۹۸۸ کے دوران سرکاری مال خانہ سے کس قدر اسلحہ کن کن لوگوں کو جاری کیا گیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

سال ۱۹۷۳ میں ۱۰۵ افراد کو سرکاری مال خانہ سے اسلحہ جاری کیا گیا اور سال ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۸ تک ۲۹۱ افراد کو سرکاری مالخانہ سے اسلحہ جاری کیا گیا جس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال

٭ ۹۵۔ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمشنر نصیر آباد ڈویژن نے حکومت کے ایما پر ڈپٹی کمشنروں کو یہ ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ ان کی منظوری کے بغیر اسلحہ لائسنس جاری نہ کئے جائیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ڈپٹی کمشنروں کو یہ احکامات کس نے جاری کئے ہیں؟ نیز کیا ان احکامات کا اطلاق صوبہ کی دیگر کمشنروں پر بھی ہوگا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) حکومت نے کمشنر نصیر آباد یا کسی اور کمشنر کو کوئی ایسی ہدایات جاری نہیں کی ہیں۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

Mir Jan Mohammad Khan Jamali (Supp: question)

Mr. Speaker Sir! May I know that is there is any type sign of hope about the policy for allotting (quota) to Senators M.N.As and M.P.As., the public representatives?

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! حکومت اس پر غور کر سکتی ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۱۹*۔ مسٹر حسین اشرف۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

ضلع گوادر اور پنجگور میں موثر وہیکل رجسٹریشن کا دفتر کب کھولا جائے گا۔

وزیر مال

ضلع گوادر اور پنجگور کے لئے گاڑیوں کے رجسٹریشن مارک جو کہ بالترتیب G-R اور P-G ہیں۔ حال ہی میں زیر جریدہ نمبر III-71 (LAW) 4-23 (Legis) محررہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء برائے اطلاع عام جاری ہوتے ہیں۔

سال نہ میزانیہ مرتب کرنے کے بارے میں ہدایات کے بموجب ان ہر دو اضلاع کے لئے رجسٹریشن دفاتر قائم کرنے کے سلسلے میں ضروری رقوم برائے عملہ و دفتر وغیرہ کی فراہمی کے لئے ماہ دسمبر ۱۹۸۹ء میں محکمہ مالیات حکومت بلوچستان سے رجوع کیا جائیگا اور محکمہ ہذا کی منظوری حاصل کرنے کے بعد متعلقہ دفاتر ہر دو مذکورہ بالا اضلاع میں کھول لے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: انگلا سوال بیگم رضیہ رب صاحبہ کا ہے۔

*** ۶۷۔ بیگم رضیہ رب**

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میر اسد اللہ خان جمعدار تھانہ سوئی اور دفعہ دار تنگی گرفتار کیے گئے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ افراد کو کس جرم کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ دونوں لیویز ملازمین مختلف الزامات میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

(ب) مورخہ 24، 25 مئی ۱۹۸۸ء کی درمیانی شب دوران گشت تحصیلدار ڈیرہ بگٹی نے نزد لوئی ٹاور سوئی ڈیرہ بگٹی روڈ پر رات کے تقریباً ڈھائی بجے پانچ عدد مسروقہ پائپ جو کہ O.G.D.C کی ملکیت ہیں۔ برآمد کر کے ملزمان ہذا کے خلاف بجرم زیر دفعہ ۱۴ حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء مقدمہ درج کیا۔ جرم ثابت ہونے پر مورخہ ۳ مئی ۱۹۸۹ء کو عدالت A.P.A ڈیرہ بگٹی نے انہیں تین تین سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے فی کس جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں مزید چھ چھ ماہ قید بامشقت کی سزا سنائی۔ اس وقت یہ مقدمہ بسلسلہ اپیل عدالت ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب ڈیرہ اللہ یار میں زیر سماعت ہے۔ علاوہ ازیں ملزم اسد اللہ ولد خان محمد کے خلاف مندرجہ ذیل مقدمات بھی زیر تفتیش پولیس تھانہ سوئی ہیں۔

i: فرد نمبر 5/93 جرم زیر دفعہ ۸۶/۵۰۶ ت۔پ بمقدمہ غلام محمد بنام بگٹی۔ تاریخ وقوع ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء

ii: فرد نمبر ۸۶/۳۹ جرم زیر دفعہ ۳۰۲، ۳۰۷، ۳۳۶، ۴۲۷، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹ ت۔پ بنام اسد اللہ بگٹی قتل گنجو لنڈ کانی۔ تاریخ وقوع ۲ دسمبر ۱۹۸۶ء

III فرد نمبر ۸۸/۳۰ جرم زیر دفعہ $\frac{۱۴۷/۳۰}{۱۴۸/۱۴۹}$ ت پ الٰہی بخش باخلافی بنام اسد اللہ بگٹی تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۸ء

IV فرد نمبر ۸۸/۳۹ جرم زیر دفعہ ۴۲۷/۳۳۶/۱۴۹/۱۴۸/۱۴۷/۵۰۶ بمقدمہ حاجی یار محمد دیناری بنام اسد اللہ بگٹی تاریخ وقوع ۷ نومبر ۱۹۸۸ء

v فرد نمبر ۸۸/۴۳ جرم زیر دفعہ $\frac{۴۲۷}{۳۴}$/۳۳۶ ۱۰۹ ت۔پ بمقدمہ مہر علی مرہٹہ بنام بگٹی تاریخ وقوع ۲۳ نومبر ۱۹۸۸ء

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ یہ جو سوال ہے جو سابقہ حکومت کے دوران واقعات ہوئے ہیں اور مارشل لاء حکومت نے بھی ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے اب اسد اللہ

جمعدار اور دفعدار تنگی ہے جس کی گرفتاری کی وضاحت جواب میں دی گئی ہے۔

۱۔ فرد نمبر ۹۳/۵ جرم زیر دفعہ ۸۶/۵۰۶ ت پ بمقدمہ غلام محمد تنگی تاریخ وقوعہ ۳۱ر جنوری ۱۹۸۵ء

۲۔ فرد نمبر ۸۶/۴۹ جرم زیر دفعہ ۳۰۲، ۳۰۷، ۳۲۶، ۴۲۷، ۱۴۷، ۱۴۸ اور ۱۴۸ ت پ ، بنام اسداللہ تنگی قتل مجو للہ کانی ۔ تاریخ وقوع ۲ر دسمبر ۸۶ء

۳۔ فرد نمبر ۸۸/۳۰ جرم زیر دفعہ ۱۴۷ر ۳۰۷-۱۴۹-۱۴۸ ت پ الٰہی بخش با خلاقی۔ بنام اسداللہ تنگی تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۸ء دیغرہ د ئے گئے ہیں ۔ اس سے پہلے کی حکومت نے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے اور اب موجودہ حکومت ان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون :- جناب والا ! یہ واقعات پہلی حکومت کے دوران ہوئے ہیں ۔ ہم کا جواب تو یہی دے سکتے ہیں جیسا کہ جواب میں آپ نے پڑھا ہوگا یہ معاملہ پولیس کے پاس ہے اس کی تفتیش ہو رہی ہے ۔ جب پولیس چالان مکمل کرے گی تو وہ بھی عدالت میں آئیں گے ۔ ساتھ ہی میں یہ کہدوں کہ اپیل عدالت میں ہے ۔ اصولی طور پر تو اس کا جواب لیڈر آف دی ہاؤس کو نہیں دینا چاہیئے تھا ۔ لیکن آپ کے اصرار پر حکومت نے جواب دے دیا ہے ورنہ یہ عدالتی معاملہ ہے اس کا جواب یہاں نہیں دیا جا سکتا ۔ کیونکہ کیس عدالت میں ہے ۔

جناب اسپیکر اگلا سوال ۔

*١٧٠٧ ـ بیگم رضیہ رب

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پشین جیل کی نئی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی جیل بلڈنگ میں صرف ۵۰ قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ اس وقت اس بلڈنگ میں ۱۵۰ افراد سزا کاٹ رہے ہیں۔

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو پرانی جیل کو اب تک نئی بلڈنگ میں منتقل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔

(الف) یہ درست نہیں ہے، کہ پشین جیل کی نئی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ جبکہ نئی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور ٹھیکہ تعمیرات کے مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۸۹ء تک مکمل ہو گی

(ب) یہ درست ہے کہ پشین جیل کی پرانی بلڈنگ میں پچاس (۵۰) قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت ستتر (۷۷) قیدی پشین جیل میں رکھے گئے ہیں۔ جو کہ تمام کے تمام زیر تجویز قیدی ہیں اور ان میں کوئی بھی سزا یافتہ نہیں ہے۔

(ج) نئی جیل بلڈنگ چونکہ ابھی زیر تعمیر ہے جسکی وجہ سے قیدیوں کو نئی بلڈنگ میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ بلڈنگ جب مکمل ہو کر محکمہ جیل کی تحویل میں دے دی جائے گی۔ تو پرانی جیل کے قیدیوں کو نئی جیل میں منتقل کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

مسز رضیہ رب: (ضمنی سوال) جناب والا! زیر تجویز قیدی جو کہ سزا یافتہ نہ

ہوں اس کنڈیشن میں رکھنا مناسب ہے۔ اس کے لئے کوئی اور طریقہ نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا۔ یہ قیدی جو حوالات سے جلتے ہیں اس میں زیر تجویز قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔ یعنی جن کے کیس چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی

۱۰۵۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
صوبہ میں تعینات مقامی کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی تعداد کتنی ہے۔ ان کے نام اور کوائف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

موجودہ مقامی کمشنروں کی کل تعداد چار (۴) ہے ان کے کوائف حسب ذیل ہیں

نمبر شمار	عہدہ	نام افسر	مستقل سکونت	کیڈر	گریڈ	تاریخ تعیناتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱ :	کمشنر کوئٹہ	جناب عبدالحکیم بلوچ	پی۔سی۔ایس مکران	نیپا ٹریننگ کے لئے جا چکے ہیں)		
۲ :	کمشنر قلات	جناب محمد فاضل دُرانی	بلوچستان / کوئٹہ (پٹھان)	ڈی۔ایم۔جی	بی ۱۹	۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء
۳ :	کمشنر سبی	میجر علی رضا	بلوچستان / کوئٹہ (ہزارہ)	ایضاً	ایضاً	۱۷ جنوری ۱۹۸۹ء
۴ :	کمشنر مکران	جناب مرجان خان	بلوچستان / لورالائی (پٹھان)	پی۔سی۔ایس (ای پی)	ایضاً	۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء
۵ :	کمشنر لورالائی	جناب غیاث الدین احمد	ڈی ایم جی / آبادکار	ٹریننگ کے لئے امریکہ جا چکے ہیں)		
۶ :	کمشنر نصیر آباد	جناب محمد یوسف پٹھان	بلوچستان / کچھی پٹھان	پی سی ایس	بی ۱۹	۹ دسمبر ۱۹۸۸ء

موجودہ آبادکار ڈپٹی کمشنروں / پولیٹیکل ایجنٹوں کی کل تعداد (۱۳) ہے اور ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱)	ڈپٹی کمشنر کوئٹہ	محمد یونس جعفر	بلوچستان / لورالائی (پٹھان)	ڈی ایم جی	بی۔۱۹	۱۷/ جنوری ۱۹۸۹ء
۲	ڈپٹی کمشنر تربت	قیوم نظر چنگیزی	بلوچستان / کوئٹہ (ہزارہ)	ایضاً	بی۔۱۹	۶/ اگست ۱۹۸۹ء
۳	ڈپٹی کمشنر گوادر	میر احمد بادینی	بلوچستان / چاغی (بلوچ)	ڈی ایم جی	بی۔۱۸	۱۵/ مارچ ۱۹۸۹ء
۴	پولیٹیکل ایجنٹ چاغی	احمد بخش لہڑی	بلوچستان / قلات (بلوچ)	ایضاً	بی۔۱۸	۳۰/ اکتوبر ۱۹۸۶ء
۵	ڈپٹی کمشنر لسبیلہ	ہارون رشید	بلوچستان / کوئٹہ (آبادکار)	ایضاً	ایضاً	۸/ اگست ۱۹۸۸ء
۶	پولیٹیکل ایجنٹ قلعہ سیف اللہ	فہمید پرویز	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۶/ اگست ۱۹۸۸ء
۷	پولیٹیکل ایجنٹ ژوب	میرانی خان	بلوچستان / ژوب (پٹھان)	پی سی ایس (ای بی)	ایضاً	۱۵/ اپریل ۱۹۸۹ء
۸	ڈپٹی کمشنر خضدار	قاضی سراج احمد	بلوچستان / لسبیلہ (بلوچ)	ایضاً	ایضاً	۲/ مئی ۱۹۸۹ء
۹	ڈپٹی کمشنر خاران	غلام رسول	بلوچستان / لورالائی (پٹھان)	ایضاً	ایضاً	۲۷/ اپریل ۱۹۸۹ء
۱۰	پولیٹیکل ایجنٹ / ڈیرہ بگٹی	اسد خان لونی	بلوچستان / لورالائی (پٹھان)	ایضاً	ایضاً	۱۱/ مارچ ۱۹۸۹ء
۱۱	ڈپٹی کمشنر جعفرآباد	عبدالخالق بلوچ	بلوچستان / مکران (بلوچ)	ایضاً	ایضاً	۲۹/ اپریل ۱۹۸۹ء
۱۲	ڈپٹی کمشنر کچھی	محمد خان مری	بلوچستان / کوہلو (بلوچ)	ایضاً	ایضاً	۹/ جنوری ۱۹۸۹ء
۱۳	ڈپٹی کمشنر پنجگور	صغیر احمد بلوچ	بلوچستان / مکران (بلوچ)	ایضاً	ایضاً	۵/ اپریل ۱۹۸۹ء

١٠٦* مسٹر محمد صادق عمرانی

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

مورخہ ۱۹ / نومبر ۸۸ ۱۹ء کو پولنگ اسٹیشن گوڈری بستی میں پیش آنے والے واقعہ کے سلسلے میں پرائزیڈنگ آفیسر کی رپورٹ پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے ۔ نیز کیا اس واقعہ میں ملوث افراد کو سزا دی گئی ہے ۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

مورخہ ۱۹ / نومبر ۱۹۸۸ء کو پولنگ اسٹیشن گوڈری تحصیل بھاگ میں پولنگ معمول کے مطابق جاری تھی ۔ کہ درج ذیل پانچ افراد جو کہ مسلح تھے ۔ پولنگ اسٹیشن میں داخل ہوئے اور بوگس ووٹ استعمال کرنے کے لئے کہا ۔ جس پر ڈیوٹی پر موجود لیویز نے مداخلت کی اور موقع پر معاملہ رفع دفعہ کر دیا گیا ۔

(۱) جانشین رند (۲) ٹکری یار محمد (۳) ٹکری شفیع محمد (۴) ٹکری قادر بخش
(۵) ٹکری جنگی خان

بعد میں پرائزائیڈنگ آفیسر کی رپورٹ پر اے سی بھاگ نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے ۔ اور گرفتاری کے لئے چھاپے مارے گئے ۔ مگر تاحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی ۔ قانون کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے ۔ ڈپٹی کمشنر کچھی اور کمشنر نصیر آباد کو متعلقہ ملزمان کی جلد از جلد گرفتاری کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہے ۔

میر چاکر خان ڈومکی :۔ جناب والا ! اس کیس میں چھ آدمی ملوث تھے اس میں سے

پانچ کا ذکر تو یہاں کیا گیا ہے ۔ جبکہ چھٹے آدمی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے ۔ جو کہ ایجوکیشن سپروائزر ہے اور وہ بدستور ملازم ہے اس کے متعلق بتائیں کیا کاروائی کی گئی ہے ۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا! میرے پاس تو پانچ آدمی کا ذکر ہے ۔ چھ کے لئے مزید تحقیقات کریں گے ۔ اور معزز رکن کو مطلع کر دیں گے کہ اس کے متعلق کیا کاروائی ہوئی ۔

سردار چاکر خان ڈومکی :۔ جناب والا ! آپ ایف ۔ آئی ۔ آر منگوالیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ اس کی معلومات کر کے آپ کو اطلاع دے دینگے ۔

جناب اسپیکر :۔ اگلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے ۔

***نمبر ۱۱۱ میر محمد ہاشم شاہوانی**

کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں افغان مہاجرین کی ایک بڑی تعداد شہروں میں آباد ہے جس کی وجہ سے شہروں میں اکثر و بیشتر امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت افغان مہاجرین کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کا انتظام کریگی ۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

الف) ایک اندازے کے مطابق کوئٹہ شہر میں تقریباً ایک لاکھ افغان مہاجرین آباد ہیں۔ دوسرے شہروں میں ان کی تعداد بہت کم ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کوئٹہ شہر کے امن و امان کے پیش نظر

۱۹۸۵ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ افغان مہاجرین کو کیمپوں میں منتقل کر دیا جائے چنانچہ اس فیصلے کے مطابق تقریباً ۱۲۰۰ - ۱۵۰۰ افغان مہاجرین کو ان کی مرضی کے کیمپوں میں منتقل کر دیا گیا۔ البتہ زیادہ تر مہاجرین نے کوئٹہ شہر کو چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ کیونکہ ان کو یہاں معاش وغیرہ کی سہولت ہے یہ مسئلہ کئی بار صوبائی رابطہ کمیٹی برائے افغان مہاجرین کے اجلاسوں میں زیر بحث آیا جس میں یو این ایچ سی آر اور ڈبلیو ایف پی کے نمائندے بھی شریک تھے۔ طے یہ پایا کہ افغان مہاجرین کو ان کی مرضی کے کیمپوں میں منتقل کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں کوئٹہ کے قریب ہی بسایا جائے۔

(ب) حکومت ان کو کوئٹہ شہر سے باہر منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ افغان مہاجرین خود ہی کوئٹہ چھوڑ کر افغانستان چلے جائیں۔ جس کے امکانات روشن ہیں۔

محمد ہاشم شاہوانی (ضمنی سوال) جناب والا! ۱۹۸۵ء میں جو فیصلہ کیا گیا تھا کہ افغان مہاجرین کو شہر سے باہر کیمپوں میں منتقل کر دیا جائے گا۔ یہاں پر ان کی تعداد ہزار بتائی گئی ہے اور ان افغان مہاجرین کو ان کی مرضی کے کیمپوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ باقی کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ ان کی پسند کی جگہ پر ان کو منتقل کیا جائے گا۔ کیا افغان مہاجرین کے لئے کوئٹہ شہر میں کوئی کیمپ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا! جواب سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت نے پہلے یہ کوشش کی اور وفاقی سطح پر بھی یہ کہا گیا ہے کہ شہر میں ان کی موجودگی سے مختلف قسم کے دباؤ پڑ رہے ہیں۔ اصولی طور پر یہ طے پایا کہ انہیں کوئٹہ شہر سے باہر منتقل کیا جائے گا اور چند خاندان باہر منتقل بھی ہوئے۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ وہ سارے اپنی خوشی سے جانا پسند نہیں کرتے تھے لیکن ہماری یہ خواہش ضرور ہے کہ انہیں شہروں سے اور ان کیمپوں سے جو شہر کے قریب ہیں باہر منتقل کر دیا جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔ جناب والا! جیسا کہ آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ اپنی خوشی سے منتقل ہونا نہیں چاہتے اگر وہ اپنی خوشی سے پاکستانی شہریت مانگیں تو آپ دے دیں گے۔؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا! قانون کے مطابق پاکستانی سٹیزن شپ ایکٹ کے تحت ان کے علاوہ کوئی اور بھی پاکستان آئے اور وہ پاکستان میں رہنا چاہے۔ اور یہاں رہنے کی اپنی خواہش ظاہر کرے تو قانون میں اس کے مطابق گنجائش ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔ جناب والا! کیا ان کو شہریت دینے سے عوام میں بے چینی پیدا نہ ہو گی۔؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا! یہ تو مفروضہ ہے اگر بعد میں وہ آئیں جب کی بات ہے۔ ابھی وہ نوبت نہیں پہنچی۔ شہریت کا معاملہ ویسے بھی صوبائی نہیں بلکہ وفاقی نوعیت کا ہوتا ہے۔

محمد ہاشم خان شاہوانی :۔ جناب والا ! میں اس کی وضاحت چاہوں گا کہ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ قانون میں گنجائش تو موجود ہے تو پھر پاکستان حکومت بنگلہ دیش کے مہاجرین کو کیوں پاکستان نہیں لا رہی ۔ جبکہ پنجاب اور سندھ میں اس کی کافی مخالفت پائی جاتی ہے ۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا ! یہ معاملہ بھی وفاق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جن کا حق بنتا ہے انہیں لانا چاہیئے ۔

سردار محمد اسلم رئیسانی (ضمنی سوال) جناب والا ! یہ معاملہ تو وفاق سے تعلق رکھتا ہے ۔ جو معاملہ آپ سے متعلق رکھتا ہے اس کے بارے میں پوچھیں ۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ایک لاکھ افغان مہاجرین شہروں میں موجود ہیں تو آپ نے یہ اعداد شمار کس طرح جمع کئے ہیں ۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا ! یہ ویسے تو اندازہ ہے ۔ لیکن جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں ان افغان مہاجرین کی تعداد تو لاکھ نکلتی ہے ۔ لیکن تقریباً اندازہ یہ ہے کہ جو افغان مہاجرین بارڈر کراس کر کے آئے ہیں ان کی تعداد بھی ایک لاکھ ہے ۔ شہر میں رجسٹرڈ کرنے والوں نے جو معلومات فراہم کی ہیں ۔ اس سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے ۔ کہ شہر میں ڈیڑھ لاکھ افغان مہاجرین موجود ہیں ۔

سردار محمد طاہر خان لونی وزیر جنگلات جناب والا ! مجھے بھی موقع دیں ۔ افغان مہاجرین ہمارے بھائی ہیں ہم ان کے آنے سے خوش ہیں ۔ لیکن جب سے وہ آئے ہیں ان سے ہمیں بڑا نقصان پہنچا ہے ۔ اور پہنچ بھی رہا ہے انہیں آئندہ ہم برداشت نہیں کر سکتے ہیں ۔

جناب اسپیکر: کیا یہ ضمنی سوال ہے۔ ؟

وزیر جنگلات: جی ہاں۔ انہوں نے یہاں پر زمینیں خریدی ہیں۔ اور ہماری گورنمنٹ نے باقاعدہ ان کے نام انتقال کیا ہے۔ ان کا بندوبست کیا جائے۔ ہمارے ووٹرز لسٹ میں بھی ان کے نام ڈالے گئے ہیں۔ ان کے نام اس میں سے کاٹے جائیں۔ انہیں شناختی کارڈ جاری کئے گئے ہیں اس میں سے بھی ان کے نام خارج کئے جائیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں انہیں ہم عزت طریقے سے واپس بھیجنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال۔

***۱۲۶۔ مسٹر نور محمد صراف**

کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈومیسائل کے نئے قوانین سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی پریشانی کے ازالہ کے لئے کیا طریقہ کار متعین کیا جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ اخباری اطلاع درست ہے کہ پرانے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع کی جا رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو توسیع کب تک ہوگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) اس بارے میں وزیر اعلیٰ پہلے ہی اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہے۔ جو مقامی اخبارات

میں ہو چکا ہے ۔ اور عوام کو مطلع کر دیا ہے کہ ڈومیسائل کے بارے میں کسی سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ اس جانچ پڑتال سے صرف ان جعلی ڈومیسائل کا پتہ چلانا ہے جو غلط ذرائع سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس بارے میں عوام الناس کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ پرانے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جانچ پڑتال کرانے کی تاریخ متعین کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ جس کے بارے میں جلد عوام الناس کو مطلع کر دیا جائے گا۔

حاجی نور محمد صراف (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جب تک پرانے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی جانچ پڑتال کی تاریخ کا تعین نہیں ہوتا۔ عوام الناس میں بے چینی پائی جاتی رہے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب اسپیکر! عوام کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اس ضمن میں اخبارات میں اشتہارات آئے تھے نیز وزیراعلیٰ صاحب نے بھی حکم فرمایا تھا کہ اس بارے میں رپورٹ پیش کی جائے تاکہ کسی طریقے سے یہ کام آسانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ آج یا کل یہ رپورٹ وزیراعلیٰ کو پیش کر دی جائے گی۔ اور طریقۂ کار وضع کیا جائے گا۔

بیگم رضیہ رب :۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جہاں تک ڈومیسائل کے بارے میں عوام الناس کی تشویش اور اس کے متعلق قوانین یہ دونوں اپنی جگہ واضح ہیں تاہم جب تک اس سلسلہ میں کوئی (Decision) نہیں ہو جائے گا یعنی پرمننٹ (permanent فیصلہ نہ ہو جائے۔ میرے خیال میں کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس دوران (Permanent Resident عوام الناس کی آسانی کے لئے جاری کر دیئے جائیں۔ تاکہ وہ یہ سرٹیفکیٹ (Certificate

اپنی درخواستوں کے ساتھ منسلک کر دیا کریں ۔ میرے خیال میں اس سے ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ جناب اسپیکر ! یہ تجویز بھی حکومت کے زیر غور ہے کہ (final shape) ملنے تک (Permanent Resident Certificate) جاری کئے جائیں۔ ایسے قانون کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

بیگم رضیہ رب:۔ جناب اسپیکر ! کیا اس سلسلہ میں لوکل اور ڈومی سائل دونوں کی تشریح کی جائے گی۔ کیونکہ یہ دونوں کشمکش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ جناب اسپیکر ! میں ان کا سوال نہیں سمجھ سکا۔

بیگم رضیہ رب۔ جناب والا ! میرا مطلب یہ ہے کہ آیا لوکل اور ڈومی سائل دونوں قسم کے باشندے اس تفتیش کی زد میں آرہے ہیں یا صرف ڈومی سائل ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ اس بارے میں حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ حکومت کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی ۔ جب تک یہ معاملہ زیر غور ہے ۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال !

۴۷ ۔ میر جان محمد خان جمالی ۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی وزراء کو گریڈ ۵ سے اوپر کے گریڈ کے ملازمین اور آفیسران کے تقرر اور تبادلوں کے زیادہ اختیارات حاصل نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو صوبائی وزراء کن ملازمین اور آفیسروں کے تقرر اور تبادلہ کرنے کے مجاز ہیں ۔ اور انہیں کس حد تک اختیارات حاصل ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

ا ۔ صوبائی وزراء کو منسلک محکمہ جات و ماتحت دفاتر (ATTACHED DEPARTMENTS AND SUBORDINATE OFFICES) کے سکیل ایک تا سولہ کے ملازمین کے تبادلوں کے اختیارات حاصل ہیں

(ب) (ایضاً)

Mir Jan Mohammad Khan Jamali Mr. Speaker Sir! (Suppl: question) I want to ask the Honourable Minister! Are they authorised to appoint them also

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب والا ! گریڈ ایک تا سولہ کے appointment بارے میں تفصیل یہ ہے کہ تین مختلف حصوں میں appointment ہوتی ہے ۔ یعنی ایک تا سولہ تک اس کے نیچے محکمہ کے ہیڈ کرتے ہیں ۔ یہ محکمہ کے سیکرٹری اور وزیر تک معاملہ جاتا ہے گریڈ ۱۷ اور اس کے اوپر چیف سیکرٹری اور چیف منسٹر تک کو اختیار ہے ۔ واضح رہے

کہ چیف منسٹر سے مراد گورنمنٹ ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

*۵۸۔ سردار چاکر خان ڈومکی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
سال رواں کے پاس شدہ بجٹ کا کل کتنا حصہ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا خرچ شدہ رقم کی محکمہ وار علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

سال رواں کے پاس شدہ بجٹ ۴۲۶ کروڑ روپے کا تھا۔ جس میں سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے مرکزی حکومت نے ۲۲۱ کروڑ روپے فراہم کئے تھے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال رواں میں تیس مئی تک ۹۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ۳۲ ہزار جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کل رقم کا ۲۱/۶۹ فیصد بنتا ہے محکمہ وار تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	محکمہ کا نام	مختص شدہ رقم	خرچ شدہ رقم
۱	زراعت	۴,۱۶,۴۹,۰۰۰	۳,۴۰,۶۳,۰۰۰
۲	زرعی انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ	۱,۳۰,۱۹,۰۰۰	۴۴,۶۷,۰۰۰
۳	حیوانات	۳,۱۸,۶۸,۰۰۰	۳,۶۸,۶۵,۰۰۰
۴	جنگلات	۴۹,۶۷,۰۰۰	۴۰,۸۴,۰۰۰
۵	وائلڈ لائف	۲۸,۶۰,۰۰۰	۹,۴۰,۰۰۰

۱	۲	۳	۴
۶:	ماہی پروری	۱,۵۲,۷۷,۰۰۰	۷۳,۴۹,۰۰۰
۷:	خوراک	۴۰,۶۲,۰۰۰	۱۹,۴۹,۰۰۰
۸:	صنعت	۶۳,۷۷,۰۰۰	۵۰,۵۹,۰۰۰
۹:	معدنیات	۱,۰۵,۶۸,۰۰۰	۵۵,۴۲,۰۰۰
۱۰:	افرادی قوت	۱,۵۳,۳۲,۰۰۰	۱,۹۳,۸۵,۰۰۰
۱۱:	اطلاعات کھیل و سیاحت	۱,۸۵,۴۷,۰۰۰	۱,۴۴,۴۹,۰۰۰
۱۲:	فزیکل پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ	۹,۷۱,۴۵,۰۰۰	۴,۹۳,۵۹,۰۰۰
۱۳:	ٹرانسپورٹ اور مواصلات	۱۵,۳۳,۲۸,۰۰۰	۹۳,۲۹,۰۰۰
۱۴:	پبلک ہیلتھ انجینرنگ	۱۶,۳۸,۵۹,۰۰۰	۹,۵۰,۷۷,۰۰۰
۱۵:	آبپاشی و برقیات	۱,۵۱,۸۴,۰۰۰	۷,۷۹,۹۲,۰۰۰
۱۶:	تعلیم	۱۴,۳۶,۰۹,۰۰۰	۱,۵۹,۰۷,۰۰۰
۱۷:	صحت	۱۱,۷۶,۵۴,۰۰۰	۷,۸۱,۰۲,۰۰۰
۱۸:	سماجی بہبود	۷۴,۷۵,۰۰۰	۸۶,۵۰,۰۰۰
۱۹:	دیہی ترقیات	۹,۲۹,۲۵,۰۰۰	۴,۰۶,۳۷,۰۰۰
۲۰:	کوئٹہ ترقیاتی ادارہ	۲,۳۱,۰۰,۰۰۰	۱,۵۲,۹۹,۰۰۰
۲۱:	وادیوں کا ترقیاتی پروگرام	۵,۳۱,۰۸,۰۰۰	۳,۴۱,۶۳,۰۰۰
۲۲:	خصوصی پروگرام	۱۳,۸۰,۰۳,۰۰۰	۱۳,۵۶,۸۷,۰۰۰
۲۳:	تعلیم و تحقیق	۲,۵۸,۰۶,۰۰۰	۳,۵۸,۰۶,۰۰۰
۲۴:	متفرق اسکیمات	۴,۱۲,۵۷,۰۰۰	۴,۱۲,۵۷,۰۰۰
		۱۳,۳۸,۹۸۰,۷۲۰	۹۲,۶۷,۳۲,۰۰۰

جناب اسپیکر :۔ اگلا سوال ۔

۲۷*۔ بیگم رضیہ رب

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مستونگ شہر گیس کی سہولت سے محروم ہے ۔ جبکہ مین پائپ لائن مستونگ شہر کے قریب سے گذرتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو مستونگ شہر کو گیس کی سہولت کب تک مہیا کی جائے گی ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) یہ درست ہے کہ مستونگ شہر فی الحال گیس کی سہولت سے محروم ہے ۔ مگر گیس پائپ لائن مستونگ شہر کے قریب سے نہیں گزرتی ہے ۔

(ب) مستونگ ، کھلاک اور سپشین کو گیس کی فراہمی کے لئے سدرن گیس کمپنی نے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کا منصوبہ تیار کیا ہے ۔ اور یہ منصوبہ اس وقت مرکزی حکومت کے پاس ہے رقم کی فراہمی کے لئے صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے خصوصی طور پر یہ معاملہ اٹھایا ہے ۔ قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس منصوبہ کی اہمیت اور رقم کی فراہمی کے لئے وزیر اعظم سے بھی بات کی ہے لیکن مرکزی حکومت نے رقم کی فراہمی نہیں کی ۔

Mir Jan Mohammad Khan Jamali Mr. Speaker Sir! Has Usta Mohammad been dropped by the Federal Government from the list, supported to be supplied gas?

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ جناب اسپیکر۔ اوستہ محمد اور پشین سے بہت دور ہے وہ اگلے ضمنی میں آ سکتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب والا ! ضمنی تو بہت نزدیک ہوتا ہے۔ چھوٹی سی بات ہے۔

Federal Minister for Oil & Gas has said that Usta Mohammad will be supplied gas.

بیگم رضیہ رب ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! کیا یہ درست ہے جیسا کہ غالباً آج یا کل کے اخبارات میں خبر آئی ہے کہ اس مالی سال کے دوران ملک کے اندر کے علاقوں یعنی مستونگ اور پشین کو گیس فراہم کی جاتے گی۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ صوبہ بلوچستان کے لئے گیس کی فراہمی کی اسکیمیں بنا کر فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوائی گئی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جیسے فنڈز آئیں ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب اسپیکر :۔ اگلا سوال۔

۹۱ ۔ ٭ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

ترقیاتی ادارہ کوئٹہ (Q.D.A) کے زیر نگرانی کل کتنی اسکیمات مکمل کرائی گئی ہیں اور

کتنی اسکیمات اب تک نامکمل ہیں۔ نیز کیا حکومت اس محکمہ کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱: کم لاگت کے رہائشی پلاٹ کی سکیم بنام لو کاسٹ ہاؤسنگ سرکی روڈ کوئٹہ۔

۲: سٹیلائٹ ٹاؤن کی رہائشی سکیم۔

۳: چمن روڈ ہاؤسنگ سکیم۔

۴: چلتن ہاؤسنگ برائے کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین

۵: سمنگلی ہاؤسنگ سکیم

۶: دو اور تین بیڈ روم والے چالیس (۴۰) فلیٹ چمن ہاؤسنگ سکیم میں تعمیر کئے گئے اور فروخت کر دیئے گئے۔

۷: کم قیمت کے ۱۲ مکان سمنگلی روڈ پر تعمیر کئے گئے۔

۸: رخشاں ہاؤسنگ سکیم کے تحت مرحلہ (۱) (۲) کے تحت ۹۹۴ رہائشی پلاٹ مہیا کئے گئے۔

۹: زرغون روڈ سے سرکی روڈ تک نئی سڑک

۱۰: کوئٹہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے جدید سپورٹس کمپلیکس میں جمنازیم و کرکٹ پویلین کی تعمیر بمعہ ایوب سٹیڈیم کی چار دیواری کی تعمیر۔

۱۱: زرغون روڈ کو سریاب روڈ سے ملانے کے لئے اور ہیڈ برج کی تعمیر۔

۱۲۔ سٹیلائٹ ٹاؤن کی سیوریج سکیم

۱۳: کیوڈی اے آفس پلازہ کی تعمیر

مندرجہ بالا تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام جاری ہے ۔

۱: چمن روڈ سے تھانہ میاں غنڈی تک ۲۷ کلومیٹر روڈ کی تعمیر یعنی ویسٹرن بائی پاس۔ کام شروع ہو چکا ہے ۔
۲۔ وائٹ روڈ اور جائنٹ روڈ کے درمیان ریلوے اسٹیشن کے اوپر پل کی تعمیر
۳۔ سریاب پھاٹک سے پرنس روڈ تک زرغون روڈ کی توسیع
۴: سرکی روڈ کی تعمیر و توسیع
۵۔ سپنی روڈ کی توسیع و ترقی
۶: سریاب بائی پاس ۱۲ کلومیٹر روڈ تکمیل کے مراحل میں ہے ۔
۷: چلتن ایکسٹینشن ہاؤسنگ ۔ ترقیاتی کام جاری ہے ۔

یہ ادارہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات اپنے وسائل سے پورے کرنے کے علاوہ ہر سال ایک خطیر رقم اپنے ترقیاتی کاموں پر بھی صرف کرتا ہے ۔ اکثر و بیشتر صوبائی حکومت کے منصوبہ جات پر محکمہ جاتی خرچہ بھی وصول نہیں کرتا نیز جملہ ہاؤسنگ (یعنی مکانات) کی سکیموں پر سرمایہ کاری اپنے ہی وسائل سے کرتا ہے ۔ حکومت اس ادارہ کی کارکردگی سے مطمئن ہے ۔ (بحوالہ تقریر وزیر اعلیٰ بلوچستان بموقعہ چلتن ایکسٹینشن ہاؤسنگ مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۸۹)

میر جان محمد خان جمالی! (ضمنی سوال) جناب اسپیکر میں اس پر یہ ضمنی سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ اسکیمات بنائی جاتی ہیں یا بنائی گئی ہیں کیا ان کو (Monitor) کیا جا رہا ہے ۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:- جناب اسپیکر! جیسا کہ معزز رکن جانتے ہیں۔ کہ کیو ڈی اے محکمہ پی اینڈ ڈی کے تحت کام کر رہا ہے۔ ماشاءاللہ افسران ہیں جو انکو (wonitor) کر رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی:- اگر وہ مانیٹر کر رہے ہیں تو ان سے (Request) کریں کہ وہ خصوصی طریقے سے ان کی (Moniteering) کریں اور خصوصاً جناح ہاؤسنگ سکیم نیز سٹیلائٹ ٹاؤن سکیم کو اچھی طرح سے مانیٹر کیا جائے۔

جناب اسپیکر:- اگلا سوال۔

نمبر ۱۲۳۔ میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیکب آباد تا کوئٹہ گیس پائپ لائن بچھائی گئی ہے۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو جھٹ پٹ سے کوئٹہ تک قریبی دیہاتوں کو گیس فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ نیز اس سلسلہ میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:-

(الف) یہ درست ہے کہ جیکب آباد تا کوئٹہ گیس پائپ لائین بچھائی گئی ہے۔

(ب) جھٹ پٹ سے کوئٹہ تک کے دیہاتوں کو گیس فراہم کرنے کے لئے سدرن گیس کمپنی نے ۲ کروڑ دس لاکھ روپے کا منصوبہ بنایا تھا اور یہ منصوبہ اس وقت رقم کی فراہمی کے لئے مرکزی حکومت کے پاس ہے، صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے خصوصی طور پر یہ معاملہ اٹھایا ہے۔ قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے وزیراعظم سے اس منصوبے کی اہمیت اور رقم کی فراہمی کے لئے بات کی ہے۔ لیکن ابھی تک مرکزی حکومت نے رقم فراہم نہیں کی ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ جھٹ پٹ سے لیکر کوئٹہ تک کے دیہات کافی ہوں گے ان دیہاتوں میں سے کتنوں کو گیس مل رہی ہے۔ ؟ کیا یہ رقم مرکزی حکومت دے گی۔ ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! یہ انفارمیشن اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! جیسا آپ کو یاد ہوگا اس روز قرارداد بھی اس معزز ایوان نے متفقہ طور پر منظور کی ہے اور ہماری حکومت کا موقف بھی یہی ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر سب سے پہلے صوبۂ بلوچستان کی ضروریات کو پورا کیا جائے جس کی آئین میں بھی گنجائش ہے۔

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں ایوان میں پیش کریں گے۔

رخصت کی درخواستیں۔

مسٹر اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی۔ میر ظفر اللہ جمالی صاحب کی درخواست ہے کہ

طبی وجوہات کی بنا پر ان کے حق میں مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تا ۱۱ جولائی ۸۹ء رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مسٹر حسین اشرف ایم پی اے نے درخواست دی ہے کہ نجی مصروفیات کی وجہ سے وہ ۸ جولائی ۸۹ء تا اختتام اجلاس اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کر سکیں گے لہذا ان کو مذکورہ دنوں کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ بیگم حکیم لچھمن داس (ایم پی اے) نے درخواست بھجوائی ہے کہ وہ گھریلو مصروفیات کی وجہ سے مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۹ء تا اختتام اجلاس اسمبلی (Meeting) میں شریک نہیں ہو سکیں گی لہذا ان کے حق میں مذکورہ ایام کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :۔ مولوی عبدالسلام صاحب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی درخواست ہے کہ وہ آج طبیعت خراب ہونے کے باعث اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ۔ لہذا ان کو رخصت دی جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سرکاری کاروائی برائے قانون سازی

جناب اسپیکر : وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر ۶ کے بارے میں تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور سعید احمد ہاشمی ۔ جناب اسپیکر ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

جناب اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ ۔

بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : وزیر قانون اس کے متعلق کوئی وضاحت کرتے ہیں۔

وزیر قانون :- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

مرکزی کابینہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۱-۸-۱۹۸۷ء میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ سروس ٹریبونل سے متعلق صوبائی قوانین میں ترمیم کر کے ماتحت عدالتی کے ممبران کو علیحدہ کر دیا جائے اور علیحدہ سروس ٹریبونل کا قیام عمل میں لایا جائے جو کہ عدالت عالیہ کے ججوں پر مشتمل ہو۔ وہ ان عدلیہ کے ممبران کے خلاف انضباطی کارروائی اور ان کی ملازمت کی حدود و شرائط اور دیگر معاملات طے کرے۔ عدالت عالیہ بلوچستان نے وفاقی کابینہ کے اس فیصلے کی حمایت کی ہے۔

وفاقی کابینہ کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ آرڈیننس جو گورنر بلوچستان کے حکم سے نافذ ہوا تھا۔ اور اس وقت اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا تھا اس لئے موجودہ مسودہ قانون کو بلوچستان اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر :- اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے گا۔ وزیر متعلقہ تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کو جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۴ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۴ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: چونکہ کلاز نمبر ۵ میں ترمیم کا نوٹس ہے لہذا محمد اسلم رئیسانی کلاز نمبر ۵ میں اپنی ترمیم پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون کی کلاز ۵۔(الف) (ب) (i) و (ii) کی جگہ درج ذیل کا اندراج کیا جائے۔

" ہیئت حاکمہ کی طرف سے ترقی، موزونیت، جرمانہ، سزا، کے سلسلہ میں دیئے گئے کسی حکم

یا ہیئت حاکمہ کی طرف سے دیئے گئے کسی اور حکم کے خلاف اپیل ہو گی۔

جناب اسپیکر۔ کلاز نمبر ۵ میں پیش کی گئی ترمیم یہ ہے کہ:۔
" ہیئت حاکمہ کی طرف سے ترقی، موزونیت، جرمانہ، سزا کے سلسلہ میں دیئے گئے کسی حکم یا ہیئت حاکمہ کی طرف سے دیئے گئے کسی اور حکم کے خلاف اپیل ہو گی۔

Mr. Saeed Ahmed Hashmi.

Mr. Speaker Sir!

I would take this opportunity and read out Section 5 of the Bill so that the matter can be cleared.

Sir,

Section 5 of the Bill lays down as follows:

That the original representation made by departmental authority in respect of any member of the subordinate judiciary aggrieved by any final order, of any of the terms and conditions of service may, within thirty days of the comminication of such order to him or within six months of the establishment of the Tribunal whichever is later prefer an appeal to the Tribunal. Provided taht:

Sir.

These are the Clauses which the Honourable Member has objected:

"a)Where an appeal review of representation to a departmental authority is provided under the Balochistan Civii Servants Act, 1974, or any rules against any such orders no

appeal shall lie to a Tribunal unless the aggrieved person has preferred an appeal, I would like that the Honourable Member to note this, Aggrieved person has preferred an appeal or application for review representation to such departmental authority and a period of ninety days has elapsed from the date on which such appeal, application or representation was preferred.

Fuerher No.2 b is referred:

b) No appeal shall lie to a Tribunal against an order or decision of a departmental authority determining;

i) The fitness or otherwise of a person to be appointed to or hold a particular post or to be promoted for a higher post: or;

ii) The quantum of departmental punishment or penalty imposed on a member of subordinate judiciary as a result of departmental inquiry, except where the penalty imposed is dismissal from service, removal from service or compulsory retirement.

I would like to explain it further that in this section departmental authority means the authority, other than a Tribunal which is competent to make an order in respect of any of the terms and conditions of members of subordinate judiciary, and my worthy member has proposed just a small amendment to all these clauses, saying an I quote "an appeal shall lie against the orders passed by an authority regarding promotion, fitness, penalty, punishment or any other type of order passed by the authority". And now I would like to compare and bring to the notice of this August Huose that these rules and sub-clauses are in confirmity and on the patern that exist now.

a) The Service Tribunal Ordinance 1963 promolugated by the Federal Government.

b) The Servic' Tribunal Act 1973 enacted by the Punjab Covernment.

c) The Punjab Service Tribunal Act 1974.

d) The Balochistan Service Tribunal 1974.

The proposed provision of Section 5 in our Bill is therefore necessary in order to maintain the uniformity and consistency of treatment. Further more the amendment proposed by our worthy member deprives the judiciary officers from one appeal that he can do before going to the Service Tribunal, because he has not included.

Where we give the gentleman a chance to go to the departmental authority to appeal. So, as-such I think it will not be in order to go and amend this clause further.

Nawab Mohammad Aslam Raisani:

Mr. Speaker Sir!

The verdict is well prepared, because we must have so manypeople round into the things. But I would like to say that, against any such orders no appeal shall lie to a Tribunal unless the aggrieved person has preferred an appeal or application for review

لیکن میں عرض کروں گا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ :۔

b) No appeal shall lie to a Tribunal against an order or decision of departmental authority determining.

i) The fitness or otherwise of a person to be appointed to or hold a particular post or to be promoted to higher post, or:

ii) The quantum of departmental punishment or penalty imposed on a member of subordinate judiciary as a result of departmental inquiry.

اگر متاثر شخص اس اتھارٹی کو اپیل کرے اور اس کی یہ اپیل بھی (Reject) ریجیکٹ ہو جائے تو میں چاہتا ہوں کہ اس کو حق ہو کہ وہ عدالت میں جائے اور اپیل کر سکے۔ اور اس میں نا انصافی نہ ہو۔ میرا مقصد یہ ہے کہ کسی کے ساتھ نا انصافی نہ ہو اور میرا مقصد یہ ہے ان کی ملازمت میں ان کے ساتھ نا انصافی نہ ہو۔ اور ان کے ساتھ تعزیق نہ ہو۔

جناب والا!

جہاں جب ہم انصاف کی بات کرتے ہیں کہ جب محکمہ کسی ملازم کو سزا دے یا پروموٹ نہ کرے وہ اس کے خلاف اپیل نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی اتھارٹی سے حکم دیا جائے تو اپیل ہو اور اگر کسی کو ان فٹ قرار دیا جاتا ہے یا اس کے برعکس کسی کو لگایا جاتا ہے تو اس کا حق بنتا ہے تو اس کو اپیل کا موقع ملے۔ اپیل نہ ہونے کی وجہ سے ملازم کے راستے بند کئے جا رہے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے ہر محکمہ میں پسند اور ناپسند کا سوال ہوتا ہے اور اگر کوئی اپیل کی گنجائش نہ ہو تو اس کی حق تلفی ہو سکتی ہے اور جو لوگ ملازمتوں میں ہیں ہمارے صوبے کے لوگ ہیں ہمارے ملک کے لوگ ہیں۔ ہمارے بھائی ہیں یہ ان کے ساتھ سراسر نا انصافی ہے۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ یہ کیا جائے کہ وہ اپیل دائر کر سکیں۔ اور جو میں نے ترمیم پیش کی اس معزز ایوان کے سامنے اسے منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ ترمیم منظور کی جائے۔؟

(ترمیم نامنظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

وزیر قانون: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۷ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ

کلاز نمبر ۷ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۸ کو مسودۂ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ

کلاز نمبر ۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر! سوال یہ ہے کہ

کلاز نمبر ۱۰ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہو گی۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہو گی۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مختصر عنوان اور نفاذ مسودہ قانون ھذا کا مختصر عنوان اور نفاذ ہوگا۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ

مختصر عنوان اور نفاذ مسودہ قانون ھذا کا مختصر عنوان اور نفاذ کہلائے گا۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کے مسودہ قانون (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۹ء) مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ

بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کے مسودہ قانون (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۹ء) مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- بلوچستان ماتحت عدالتی سروس ٹریبونل کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء

(مسودۂ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۹ء) منظور ہوا۔

جناب اسپیکر:۔ وزیر متعلقہ مسودۂ قانون نمبر ۷ کے متعلق اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سروس ٹریبونلز کے (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان سروس ٹریبونلز کا (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودۂ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون:۔ جناب والا! اس ضمن میں میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ اس بل کی ایک کڑی ہے جو اس معزز ہاؤس نے ابھی پاس کیا ہے اور منظور ہوا ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ضروری اور لازم تھا کہ سروس ٹریبونلز میں ترمیمی لائی جائے۔ اور اس سے جو ڈیشری (Judiciary) کے آفیسر کو خارج کیا جائے۔ یہ بل جو ابھی منظور ہوا ہے اس سلسلہ میں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا تھا۔ تاکہ عدالتی آفیسر کو (Lapse) سے الگ کردیا جائے۔ ان کے نام کو بلوچستان سروس ٹریبونلز سے خارج کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک آرڈیننس ۱۹۸۸ء میں جاری ہوا تھا۔ دوبارہ ایک اور ترمیم آئی۔ اس زمانہ میں اس کا اجراء ہوا۔ تاکہ وہ لیپس نہ ہو۔ آج اس آرڈیننس کو ایکٹ کی صورت میں لا رہے ہیں۔ اور آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ میں جناب سے گذارش کروں گا کہ اسے متفقہ طور پر منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ اب مسودہ قانون ہذا کو کلاز وار زیرِ غور لایا جاتے گا۔

وزیر قانون:۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہوگی

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ۔

تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ مسودۂ قانون ھذا کا مختصر عنوان اور نفاذ کہلاتے گا؟

جناب اسپیکر :۔ سوال یہ ہے کہ

مختصر عنوان اور نفاذ مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان اور آغاز نفاذ کہلاتے گا۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :۔ وزیر متعلقہ اب اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :۔ جناب اسپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان سروس ٹریبونلز کے (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو منظور کیا جاتے۔

جناب اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان سروس ٹریبونلز کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۷ مصدر ۱۹۸۹ء) کو منظور کیا جاتے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :۔ بلوچستان سروس ٹریبونلز کا (ترمیمی) مسودۂ قانون

(مصدرہ ۱۹۸۹ء) (مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۹ء) منظور ہوا۔

جناب اسپیکر :۔ اب اجلاس کی کارروائی ۱۰ جولائی ۱۹۸۹ء بوقت شام پانچ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام چھ بجے مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۹ء (دوشنبہ) شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)

(گورنمنٹ پریس کوئٹہ ۴۱۰ / ۹۰، تعداد ۲۰۰)